جلد ۱۱ | بمبئی ۔ دوشنبہ ۳۰ محرم الحرام سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۶ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء | نمبر ۱۱

مقدمۃ الجیش

سودیشی ہولی

مسٹر بنرجی بی پال جیسے اہل وطن کا شعلہ بیان کا لیکچرر
مصنف کا پرکار ہیں - ہندو ناظم کو زندہ کر دیتے ہیں جب
وہ تقریر کرتے ہیں تو خون کو کھینچ دیتے ہیں اور تھے
جوش کا یہ حال ہوتا ہے گویا بادل گرج رہا ہے - ہولی
کے زمانہ میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا تھا جس میں
ہزاروں طالب العلم شریک تھے مسٹر بنرجی نے شعلے فقرونسے
بہ اینہمہ ایسا گرما دیا کہ اوسیوقت لوگوں نے بدن کر دلایتی
کپڑے اوتار اوتار کر ڈھیر لگا دیئے - اور جا بجو نہیں جو
چند ولایتی تھی وہ بھی خرید کر [illegible]
سودیشی ہولی کا نمونہ بنا دیا اور [illegible] جلا کر [illegible] تقسیم
کرا دیا [illegible] ولایتی [illegible] کا مال جلا دیا گیا

مہذب گروہ ہر طرح مہذب ہے

ہندوستان کا اس قدر کتنا ہی سنجیدہ کیوں نہ ہو ولایتی لوگوں
کی نگاہ میں نیم وحشی ہی رہتا ہے مگر اہل ولایت کو
اپنے ہم جنسوں کی خبر نہیں کہ جو فرقہ مہذب کی نشین
سمجھا جاتا ہے اوس گروہ کا کیا حال ہے - غالباً دو
سال ہوئے کہ پارلیمنٹ کے اکھاڑے ہی میں ہڑبونگ
مچ گئی تھی اس سال بیچ اکھاڑے کے تو نہیں ہوئی مگر
دروازہ پر ہو گئی - مسٹر جارج ممبر پارلیمنٹ نے کوئی
رائے پیش کی - چند ممبر دوسرے زور شور سے اختلاف
کیا مگر دونوں نہ چلی - جب مسٹر جارج باہر نکلے - تو
اونکی گاڑی پر پتھراؤ ہو گیا اونکے ساتھی کئی
ممبر بھی سخت زخمی ہوئے - برلیشن میں انتخاب کا
فیصلہ ہو رہا تھا [illegible] ہم کو دی تمام بالجبر [illegible] کو
[illegible] گرفتار کر [illegible]

بوکسر پھر بوکھلائے

چینی سلطنت کے لئے بوکسر فرقہ بھی غضب الٰہی سے کم نہیں
چین پر جب عتاب الٰہی نازل ہونیکو ہوتا ہے تو اسی
فرقہ کی معرفت ہوتا ہے - یعنی یہ فرقہ ملکی جوش
میں سلطنت کے استقلال کی کوشش کرتا ہے اور غیر
ملکی شکاریونکو غارت کرنے پر کمربستہ ہوتا ہے
اور وہاں یہ ہوتا ہے کہ چین جو دس پانچ برس
میں اپنی سلطنت کی تقویت کرتا ہے اور پونجی جمع
کرتا ہے وہ سب غارت ہو جاتی ہے اور خدا خدا کر کے
پیچھا چھوٹتا ہے دو دفعہ ایسا ہی ہو چکا ہے اب پھر بوکسر فرقہ
برسر بغاوت ہو گیا ہے اپنے ملک کو عیسائی مشنریوں سے
پاک کرنیکی کوشش کر رہا ہے ایک دو مشن کو قریب کے جلا کر
خاک کر ڈالے اور پادریونکو لوٹ لیا - اس نقصان کا اندازہ
ڈیڑھ لاکھ کیا جاتا ہے کئی معصوم [illegible] پادریوں کو جان [illegible]

لوہے کو لوہا ہی کاٹتا ہے

صاحب بہادر دن کو کالا لوگ سے یون
تو عام طور پر نفرت ہے - مگر جب
انگریزی ادن کا ہمنشین بننا چاہتا ہے -
تب تب تو وہ سراسر آگ بگولا ہو جاتے
ہیں - اور تو بھلا کیونکر یہ فخر کالے
مانس کو نصیب ہو سکتا ہے - ریل گاڑی
کے فرسٹ کلاس کے ذریعہ سے کبھی
کبھار کسی کو عز و شرف حاصل ہوتا ہر
تو صاحب بہادر سراسر اپنی توہین
سمجھتے ہیں - اور وہ اس طرح اوس
سے پیش آتے ہیں - کہ خواہ مخواہ
بھی آدمی گھبرا جاوے - اور وہ بچارے
فرسٹ کلاس کے تھرڈ کلاس بلکہ
کوئلہ گاڑی میں بیٹھنا ہزار درجہ
بہتر سمجھے - خیر اسکی بابت تو ہم کچھ
لکھ نہیں سکتے - یوروپین بہادر کالا
لوگ کے ساتھ چاہے جیسا سلوک
کرین - وہ حاکم ہین یہہ محکوم وہ
شیر ہین یہ بکری - وہ توپ ہین - یہہ
ہوائی بندوق - وہ تجوری ہین یہہ
صندوق - غرض ہر طرح وہ فایق
ہین اور یہ ماتحت - مگر اونکی بیعقلی
اور ناعاقبت اندیشی پر ہمکو ہنسی
آتی ہے - کہ وہ افغانی لوگون کو
بھی دلسیون کے سلسلہ مین شریک
کر دیتے ہین - یہ چڑی سے چڑی ملا کر
دیکھین نہ رنگ پٹھے سے رنگ پٹھے کا مقابلہ
کرین - یونہی تہذیب کا استعمال کر بیٹھتے ہین -
بہر حال ... تو نفس کا ذرا بھی خیال نہین کرتے

منہ کی کھاتے ہین

چنانچہ تھوڑے روز کا واقعہ ہے کہ بہار خود
سے ایک انگریز بہادر اور ایک افغان
بہادر فرسٹ کلاس مین ہمسفر ہوئے
نرم گدا اور ٹھنڈی ہوا پا کے افغانی
صاحب کی آنکھ لگ گئی - صاحب بہادر
پر وحشت سوار تھی - مانس گندے انکا
دماغ پھٹا جاتا تھا - اونکو نیند کیسے آتی
ولایتی مانس کو سوتا دیکھ کے صاحب
بہادر کو جوش آیا - اوس کے کمبلے
کو جھاڑ کے اوسکی شان مین تو گستاخی
نہین کی - لیکن اوسکی پگڑی اوچھالنے
کا شوق چرایا تو - پگڑی اوٹھا کر
گاڑی سے باہر پھینک دی - تھوڑی
دیر بعد ولایتی صاحب آنکھین ملتے
اوٹھے - تو دیکھتے ہین پگڑی ندارد -
بہت کچھ ادھر ادھر جھانکا - کہیں ہو
تو پتہ لگے - آخر افغان صاحب کی نگاہ
صاحب بہادر کی ٹوپی پر پڑی - سمجھ گئے
کہ یہی ٹوپی پگڑی ہضم کر گئی - مجبوراً
صاحب سے پوچھنا پڑا - جواب ملا کہ
ول ہمکو معلوم نہین - او جیل کر ریل
سے کود پڑا ہو گا - تم خود اسکو
تلاش کر کے لائیے
افغانی صاحب خاموش رہے
اور موقعہ کی تاک مین لگے رہے -
تھوڑی دیر بعد صاحب بہادر
غسل خانہ مین نہانے کے لیے گئے
اور اپنے کپڑے بنچ پر رکھ گئے
افغان بہادر نے یہ ....

موقعہ غنیمت سمجھا

اور صاحب بہادر کے تمام کپڑے گاڑی
سے باہر ڈال دیئے - صاحب بہادر جو
باہر نکلے - تو صفا چٹ میدان پایا -
بڑے سٹ پٹائے - آخر ادن کو
بھی اوسی ولایتی سے پوچھنا پڑا - مولوی
نے جواب دیا - کہ او بابا ہم نہین جانتا
تمہارے کپڑے ہماری پگڑی کو
ڈھونڈنے گئے ہونگے - صاحب
بہادر نے پیچ و تاب تو بہت کھایا - مگر
کرتے کیا - نشیب مین پانی مرتا تھا
آخر صبر کر کے بیٹھ جانا پڑا -
جب اسٹیشن آیا تو اونہون نے پچھلے
سٹیشن پر تار دیا - کہ ہمارے کپڑے
گر پڑے ہین بہت جلد تلاش کیے
جائین - پھر وہ گاڑی مین آ بیٹھے - اور
گھور کر افغانی بہادر سے کہنے لگے - اچھا
ہین تم آگے چلو - افغانی سمجھا کہ ضرور
اسنے سٹیشن پر ہماری شکایت کی ہو
اور آیندہ خدا جانے کیا کرے اسلیئے
اوسنے صاحب بہادر کو گردن مین
اوٹھا کے باہر پھینکدیا - اور پھینکتے وقت
یہہ کہا کہ بابا تمہارا کپڑا تو ہماری
پگڑی کو ڈھونڈ کر ابتک نہین لایا -
اب تم خود جاکے اپنا کوٹ پتلون
بھی ڈھونڈ لاؤ - اور ہمارا
ٹوپی بھی ڈھونڈ لائیے -
خبر ہو گئی کہ صاحب بہادر جان سے بچ گئے
دوسرے اسٹیشن پر یہہ پہنچتے ہی افغانی
صاحب اڑنچھو ہو گئے - تلاش ہو رہی ہے

روس - برٹش - ترکی کا جھنجھٹ

خدا جانے کیا بات ہے کہ سلطنت ترکی ہر سال کسی نہ کسی خرخشہ مین پھنسی ہی رہتی ہے - یورپین سلطنتون کی بدولت اوسکو ایسا اطمینان حاصل نہ ہوا کہ چارون طرف سے بیفکر ہوکر ترقی سلطنت کی کوشش ہو سکے آئے دن ایسی بلائین نازل ہوتی رہتی ہین کہ کوئی نہ کوئی جھنجھٹ نکل کھڑا ہوتا ہے -

چنانچہ کچھ دن تک مقدونیہ کا قضیہ رہا - جب اوس سے نجات ملی تو اور قضیہ کھڑا ہو گیا - اور ابکا خرخشہ سنگل نہین ہے ڈبل ہے - مصری سرحد - ایرانی سرحد دونون مین جھنجھٹ ہے - روس اور برٹش ثالث بالخیر بنے ہین - ہماری سرکار بہادر چونکہ ترکی کی زیادہ خیرخواہ ہے اسلئے دونون جگہہ بازون ہے -

مصری معاملہ مین تو سرکار بہادر جنگی طریق سے برپیچ ہی ہے - یعنے آپ کا جہاز شریفہ ترکی مورچہ کے مقابل سے تو ہٹ گیا ہے لیکن آس پاس چہل قدمی کر رہا ہے کہ وقت ضرورت فوراً ہی دھاون کی ہڑاوے - ترکی فوجنے جس مقام پر قبضہ جمایا ہے وہان سے وہ ہٹنا نہین چاہتی اور یہان یہ اصرار ہے کہ ہٹنا ہی پڑیگا - ایرانی معاملہ مین روس و برٹش دونو ایرانی کی معاونت کیلئے کمربستہ ہین دیکھیے نتیجہ کیا نکلتا

انگریزون کی بدزبانی

بعض انگریز تو کرسی حکومت پر بیٹھکر ایسا پہلون سے باہر ہو جاتے ہین کہ اون کے نزدیک کالا رنگ اگرچہ کسی درجہ کا ہو قتل کا موافق ہوتا ہے - وکیل بیرسٹر جب اپنے مغرورانہ خیال سے نہین بچے تو اور کسی کالے کی کیا ہستی ہے - چنانچہ راولپنڈی کا تازہ واقعہ ہے کہ وہان کا صاحب ضلع نہایت ہی مغرور اور زبان دراز ہے موقعہ بیموقعہ ایسی آڑی ترچھی سناتا ہے کہ وکیل بیچارا تاؤ کھا کر رہجاتا ہے گر قہر درویش برجان درویش - لیکن سب ایکسان ہی نہین ہوتین - کوئی بابو بھی مل ہی جاتا ہے چنانچہ قاضی سراج الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا سے صاحب ضلع جھڑپ کر بیٹھے اپنے معمول کے موافق اونکو بھی غالباً وہی سمجھا ہوگا جو اور دیسیون کو سمجھتے ہین - قاضی صاحب چونکہ طرار اور اعلیٰ درجہ کے قانوندان ہین وہ کسی سو قصبہ صاحب ضلع کی جھانکا نہ کر بیٹھے - بس پھر کیا تھا - اللہ دے - اور بندہ لے - صاحب بہادر بگڑ اوٹھے اور دریافت کرنے لگے کہ تم جو اتنی چپڑ چپڑ کرتے ہو اور قانون چھانٹتے ہو تمہاری اس وکالت کی سند بھی ہے - قاضی سراج الدین صاحب بڑی بیباکی سے کہ یہ زیادتی کیا ہین - مقدمات لڑاتے لڑاتے میری زبان گھس گئی اور اب سند پوچھتے ہین - انہون نے جواب دیا کہ مین تو بہت پرانا بیرسٹر ہون - یہ سوال تو آپ کسی نئے سے کرین اسکے علاوہ میرا نام انڈیا گیزٹ مین ہے بیرسٹر صاحب ضلع کا سنجیدہ فقرہ دیکھتے ہین اور ہوا مجھکو

کہ یہ لوگ دیسیون کو سیاہی ... دیسی جوتہ مین ... زیادہ ... کا حکم ... کہ کالا مانس کی صورت سے زیادہ ... کی نگاہ مین دیسی جوتا کھٹکتا ہے - کیا وہ دیسی جوتہ مین کوئی برقی یا درحقیقت ... ہین یا اب بھی وہ دیسی جوتے کو شاہی زمانہ کا جوتا سمجھتے ہین - یہ سب خیال ہی خیال ہے - ایک صدی گذر گئی - کہ دیسی جوتے کا وقت گیا - اب تو اسکا ہونا نہ ہونا برابر ہے - جب دیسی جوتا پہننے والون کے سر پر ہر وقت ڈھائی سیر وزن کا ولایتی جوتا موجود ہے تو پھر دیسی جوتی کی بساط ہی کیا ہے - صاحب بہادر ناحق اس سے متنفر ہوتے ہین - کبھی انگریزون کی تعریف مین یہ بات سنی گئی کہ دیسی جوتے پر بڑی غضب کی نگاہ ڈالتے ہین - مگر آج تک کسی نے وجہ نہ ظاہر کی حال مین بھی سنا گیا ہے کہ سندھ کے کوئی مجسٹریٹ صاحب ہین اونہون نے نوٹس لکھکر در عدالت پر آویزان کر دیا ہے - کہ خبردار کوئی کالا مانس دیسی جوتے سے عدالت مین داخل نہ ہونے پائے - ناظر عدالت کو یہ بھی تاکید ہے کہ اسکی پوری پوری تعمیل کیجائے - اسکا مطلب غالباً یہ ہوگا - کہ کوئی کیسا ہی اعلیٰ درجہ کا رئیس کیون نہ ہو - مگر ممانعت نوٹس کے رو سے نہین بچ سکتا - وہ بہت معقول لاء کاش اسکے ساتھ ہی وہ دیسی جوتے کا عیب بھی ظاہر کر دیتے شاید اوس عیب کے دیسی لوگ نکالکر اپنے جوتے کو پاک صاف کر لیتے -

لوہے کو لوہا ہی کاٹتا ہی

آنریری مجسٹریٹی کے متعلق ابھی تک
بنگالی بابو ایک نہ ایک تجویز گھڑتے ہی رہتے ہیں
ہر شخص اپنی جودت طبع کا اظہار کرتا رہتا ہے
اور تمام گروہ اسی اُدھیڑ بن میں رہتا ہے کہ
کسی طرح بندے ماترم کا گورنمنٹ پر اثر پڑے
یہ بھی سمجھے کہ کالے گوروں کی کائیں کائیں بھی
کچھ ہے۔ زیادہ تر اثر ڈالنے کے لیے یہ تجویز
سوچی گئی کہ سرکاری کاموں میں کہنہ شت
ڈالو۔ بعض کام جو اس مثل کے مصداق ہیں
کریا روں کا کام تو فقط سرکار ہی سے چلتا
ہے [illegible] ہیں سرکار
کے اعزازی کام یونہی نکالے جاتے ہیں چنانچہ
آنریری مجسٹریٹی بعض اسی مد میں ہے کہ کوئی
سمجھے آرسی میں کوئی سمجھے آئینہ میں۔ دیسی
لوگوں میں نمود تصنع اور اعزاز طلبی کا مادہ
بہت ہے اسلئے ایسے کاموں کے انصرام
کے لیے ہاتھ باندھے اسامیاں ملجاتی ہیں
چنانچہ آنریری مجسٹریٹ بالعموم وہی
ہیں جو دنیاوی اعزاز اور گورنمنٹی پاور
اپنے نفس ناطقہ میں حلول کرنے کے طالب ہیں
گورنمنٹ نے کچھ اونکی خوشامد نہیں کی کہ خدا
کیلئے تم گورنمنٹی کرسی کو رگڑ دو ہی رگڑ دو
وہ خود ہی ناکیں رگڑتے ہیں ایک ایک
کے آگے التجا کرتے پھرتے ہیں کہ ہم اگرچہ
ہیں تو اس مثل کے مصداق۔ باپ نہ ماری
بیدڑی بیٹا تیر انداز۔ مگر خدا کیلئے ہمکو بھی
[illegible] ہمارے حق میں [illegible] کہ [illegible]
[illegible] بڑے [illegible] بڑے
[illegible]

اتفاق سے تیر لگ گیا

نواب موصوف جو نادر بیٹے پھرتے ہیں کہ ہوں!
ہم [illegible] خان صاحب ہیں۔ خبردار جو ادھر کسی نے
ترچھی نگاہ سے بھی دیکھا۔ اس زمانہ کو جب
دو چار برس گذرے تو اب اونہیں یہ فکر
پڑی کہ کسطرح **جسٹس بیس** بنا چاہیے
اب پھر لوگوں کے دروازہ پر ناکیں رگڑ
رہے ہیں [illegible] صاحب کے باوردے جن
لوگوں پر رعب و داب بٹھایا تھا اونکو منا رہے
ہیں۔ خوشامد ہر طرح سے وعدے کیے جا رہے
ہیں کہ اگر یہ منزل طے ہوگئی تو تم کو بڑے
فائدے پہنچاؤنگا۔ ہر حال میں تمہارا شریک
رہونگا۔ ایک بڑا لمبا چوڑا اعلان مرتب ہوا
ہے۔ اور سپاہی پہرا قلم کاغذ دوات
[illegible] دستخط کرا جاتے
ہیں۔ اب اگر یہ درجہ بھی طے ہو گیا تو تھوڑے
روز بعد یہ سوجھی کہ گورنمنٹی کرسی کو اب
رگڑنا چاہیے۔ اب سرکاری حکام کی توے
جلتے جاتے ہیں۔ غرض یہ کہ بیٹ لیتا کر [illegible]
بھی جاڈٹے تو اب ایسے چمٹ رہے کہ کرسی
چھوڑنے کو جی ہی نہیں چاہتا۔ میعاد
پوری ہوگئی۔ تو پہلے کوشش ہے کہ
کسی طرح اگلے عہدہ رہ جائیں۔ غرض یہ کہ
خود ہی سر ہو کر یہ عہدہ حاصل کیا جاتا ہے
محض اس خیال سے کہ اپنے ملک کے
نواب۔ بیلے نگری کے راجہ کی طرح ہم بھی
مفت کے حاکم کہلائیں۔

ان مفت کے حاکموں کی نسبت بنگالی
بیدار مغزوں کا یہ خیال ہے۔ کہ گورنمنٹ
ان سے بہت بڑا فائدہ اوٹھاتی ہے۔

سودیشی پاور کی اسٹیم

محسوس کرانے کے لیے یہ کیا جاوے کہ تمام
آنریری مجسٹریٹ جو بندے ماترم کے حامی ہیں
یکلخت علیحدہ ہو جائیں۔ تاکہ گورنمنٹ بھی
یہ سمجھے۔ کہ بنگالی بھی کچھ ہیں۔ ہم یہ پوچھتے
ہیں کہ ایسی خرافات تجویزوں سے فایدہ
کیا۔ اگر بنگالی آنریری مجسٹریٹ دہوتیاں
جھاڑ کر کھڑے ہوگئے۔ تو کیا سرکاری کرسی
لاوارث پڑی رہیگی۔ اگر سو نکلیں گے
تو ہزاروں کرسیوں پر ٹوٹ پڑیں گے۔ بنگالیوں
کے چھچھوروں پر قہقہے اوڑیں گے۔ بنگالی
لیڈر تو دباب اس تجویز کو سینہ زوری
سمجھتے ہیں۔ اور یہ وہ تجویز ہے۔ کہ
اس کے عمل درآمد پر وہ سر پیٹ کر
رو دیں گے۔ گورنمنٹ اس کے جواب
میں تنخواہ دار بنگالی مجسٹریٹوں کو
اوڑانا شروع کر دے گی۔ اور سب
کی جگہ یورپین بھر دیگی۔ پھر تو گورنمنٹ
کا کسایا کر لیں گے۔

ہمارے نزدیک تو بنگالیوں
کے لیے یہ مناسب ہے کہ وہ اور کسی
طریق پر ہاتھ پاؤں نہ ماریں چپ
چاپ ملکی تجارت کو زور دیں جائیں
گورنمنٹی عملہ پر دیسی لوگوں کا
کسی پہلو سے دباؤ نہیں پڑ سکتا۔
ذرا کسی نے چوں چرا کی۔ اور [illegible]
سنا دیا۔ اچھا چلو ع

تم نہیں اور سہی اور نہیں اور سہی

جب یہ کارروائی بنگالی تنگ سر ہوا بھی
آنکھوں دیکھیں گے تو پھر [illegible]

ایک ہفتہ مین گیارہ ہزار شہر

طاعون ملعون کی جان کو اگرچہ بالعموم لوگون نے صبر کرلیا ہے۔ اب یہ کمتی حس اوچھل کود مچانے۔ لوگون مین انتشار نہین ہوتا۔ لیکن تاکے۔ ہو تحمل جو تحمل کی نہایت ہو وے۔ گورنمنٹ عالیہ نے جو ڈاکٹرون سے طاعون پر رحم کی سفارش کی۔ اور لوگون نے اسکی ہیبت کو دل سے بٹایا تو یہ ظالم اور جھنجھلا گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ طاعون بھی کسی کمین کا نطفہ ہے کہ ڈاکٹرون کی نرمی سے اوسنے سختی پر کمر باندھ لی۔ اسی مین شرافت پر کمر باندھ لی۔ اسمین شرافت کا مادہ ہوتا تو یہہ خود بھی اسکا لحاظ کرتا کہ جب مجھے کوئی نہین دباتا تو مین بھی اب کسی کو نہ دبونگا۔ مگر کمینون اور کم ظرفون کی یہ خصلت ہوتی ہے کہ اون سے اگر کوئی دبتا ہو اور اونکی گستاخیون کو نظر انداز کرتا ہے۔ تو وہ اور سر چڑھتے مین ایسے ہی اس موذی کا حال ہے۔ کہ جب اس سے دسپیر دم بخود ایذ خویش را گہا جاتا ہے تو یہ اور اودھم مچا دیتا ہے۔ چنانچہ شروع مارچ سے پھر اسنے ہاتھ پاؤن پھیلانے شروع کردیئے۔ مارچ کے صرف دوسرے ہفتہ کی رپورٹ ہے۔ کہ طاعون ملعون نے تیرہ ہزار ۰۰۰ سے شکار کیا۔ اور ہزار ۰۰۰ کو ہڑپ کر گیا۔ صرف بمبئی سے ۱۳۰۰ نفوس پسند فرمائے اور بنگال کی تمام قلمرو مین باقی متفرق صوبہ جات سے

حضور نظام خود عجائبات کیلئے جانیگے

حضور پرنور بندگانعالی اعلیحضرت شاہ دکن کو دنیا کے عجائبات سے بہت دلچسپی ہے۔ آپکے دربار گوہربار کے عجائب المخلوقات اراکین اکثر ایسی اشیا کا ذکر کرتے رہتے ہین کہ ایک دفعہ تو اچھا خاصا زمانہ دیدہ بھی چکر مین پڑجائے۔ اور ہمہ تن گوش اشتیاق بنکر کان لگادے چنانچہ گذشتہ ماہ مین ایک عجیب وغریب اشیا کا ذکر ہو رہا تھا شاہی دربار اور پھر حاشیہ نشینون کے حاشیئے اللہ کی پناہ۔ اسی سلسلہ مین ایک صاحب نے (جو نہایت سنجیدہ اور راستباز ہین) بعض عجائبات کا ذکر کیا اور عرض کیا کہ مین ایسی باتین نہین کہتا کہ جنکا سر ہو نہ پیر۔ حضور خود ملاحظہ فرمائین "بمبئی کا ایک اصلی اخبار جو نہایت معتبر اور روزانہ ہے دنیا کے عجائبات کا ذکر کرتا ہے" چنانچہ ۱۵ سلطان الاخبار (جو اتفاق سے اوسکی جیب ہی مین تھا) دست بستہ حضور والا کے ملاحظہ مین گذرانا۔ حضور پرنور نے بہ تبسم دست مبارک بڑھایا۔ اور اوس ناچیز پرچہ کو تقریباً ایک گھنٹہ تک ملاحظہ فرماتے رہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپکو کسقدر عجائبات دنیا کا شوق ہے۔ اور یہ اوس شخص مین ہونا چاہئے کہ جسمین عقل اور بیدار مغزی کا مادہ ہو اور یوسفون بالغیب کا سرٹیفکٹ حاصل کرلینے کے علاوہ ذاتی ملاوہ سے ذات خداوندی و مد ابتعالی

کہ سیدلمین کو سیاہی بفضیلت ۔۔۔ کہ ۔۔۔ کہ ۔۔۔ کمال پورا ہے تہ ۔۔۔ ہمین یہ معلوم کرکے ۔۔۔ کہ عزیز ۔۔۔ کا حکم ۔۔۔ کہ مقرر ہنا ۔۔۔ عالیجناب نواب زادہ نصراللہ خان صاحب بہادر چیر سکرٹری کی دختر نیک اختر جناب سلطان بیگم صاحبہ کی نسبت ریاست بھوپال کے ولیعہد بہادر نواب ابراہیم خان صاحب کو قرار پائی ہے۔ اس تقریب کی ہکواس وجہ سے مسرت نہین کہ سلطان جہان بیگم صاحبہ ایک والی ریاست سے منسوب ہونے والی ہین۔ بلکہ اسس وجہ سے ہم کو خوشی ہے کہ جیسی دولہن صاحبہ لایق ہین۔ ویسے ہی دولہا میان بھی لایق ہین۔

آپ نے علی گڈھ کالج مین تعلیم پائی ہے۔ اور انتظامی امور مین بھی ملکہ حاصل کیا ہے۔

آپ کے لایق اور بیدار مغز ہونے کی یہہ بڑی دلیل ہے کہ لارڈ کرزن بہادر جیسے مردم شناس نے کیڈٹ کور مین آپ کو ایک رکن مقرر کیا۔

گورنمنٹ عالیہ بھی آپ کی لیاقت کی معترف ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ گدی نشینی کے لئے آپ نامزد کردیئے گئے۔ چھ ماہ بعد آپ باقاعدہ والی ریاست ہوجاینگے۔

ہم ابھی سے دست بدعا ہین کہ خداوند کریم اون کو گدی نشینی مبارک کرے۔

سلسلہ معترف ہو اور عجائبات دیکھیں ۔۔۔ کہ ۔۔۔ یقین کر دل مین جگہ دیکھا ہو (باقی آئندہ)

لوہے کو لوہا ہی کاٹتا ہے
محرم

حضرت پنچ۔ آج کون دن ہے۔ وہی دن جسکے
منانے کیلئے غیرت سر پیٹتا ہے۔ پیٹنے چاہیے
باز نہیں آتا۔ بدستور سابق گلا پھاڑ پھاڑ کر
چیخ رہا ہے۔ مگر بے تکی ہانک کون سنتا ہے۔
میں نے اکثر اوسکا پرچہ دیکھا ہے۔ واقعی
اب اوسکی زبان درازی حد سے تجاوز کر گئی
ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اول تو گورنمنٹ کی
طرف سے اسپر کوئی توجہ نہیں۔ دوسرا ع
کو حق تنبیہ حاصل ہے۔ جو جسکے منہ میں آئے
بک دے۔ کوئی اتنا نہیں پوچھ سکتا کہ
ارے کیا کہتا ہے۔ افسوس اچھا تو زبان
گدی سے کھینچ لیجاتی۔

دوسرے علماء نے ننگا خدا سے بھی جنگا
خیال کرکے خاموشی اختیار کرلی ہے۔ وہ فرماتے
ہیں۔ کہ ایک منہ پھٹ نابکار کے منہ کون
لگے۔ کوئی دن جاتا ہے کہ پوچھے کہ صاحب
اسوقت آپکے مذہب کی کیا حالت ہو رہی ہے
کہ اکثر گروہ مسلمانوں کے ایسے ہیں کہ بالکل
کٹھ پتلی کی طرح جس طرف اونکا منہ کر دیجیے
متوجہ ہو جاتے ہیں۔

پس کیا آپکے خیال میں ان ذلیل لقین
لفظوں پر کسمت حیرت کا جادو اثر نہ کریگا بلکہ
ضرور کریگا۔ لہذا کیوں نہ ایسی معقول تدبیر
اختیار کیجائے کہ خلق اللہ ان پریشانیوں سے
نجات پائے۔ گو مسلمانوں کا نفاق اور خانگی
جھگڑے ضرب المثل ہیں مگر کیا کیا جائے۔
خیر ہی بستی کے ڈر سے ہی اتنی ہانک

بمبئی ۔ ماتم ۔ خوش
دیا۔ بڑے ذوق و شوق
سے ماتم کئے گئے۔ گو یہاں کے غریب بھائی مسلمان
اہل سنت والجماعت ہیں۔ مگر دس دن غم
حسین علیہ السلام میں مغموم رہتے ہیں۔
دسویں تاریخ بے انتہا مجمع ہوا۔ ہر قسم
و ہر فیشن کے لوگ نظر آئے۔ میرا مکان خوب
موقع سے ہے۔ تمام مجمع میرے دروازہ
سے ہوکر گزرتا ہے۔ میں نے بخوبی اندازہ
کیا۔ واقعی میں یہ مجمع اور یہ خلوص میں نے عمر
میں ابھی بستی میں دیکھا۔
صبح کو کچھ ترشح ہوا۔ مگر گھنگھور گھٹا اور
ابر کی گرج چمک نے لوگوں کو بہت دہلا دیا
تھا۔ مگر ایسے آسمان بالکل صاف ہوگیا۔ اور
تعزیوں کا گشت شروع ہوا۔ منٹ منٹ پر مجمع
بڑھتا ہی گیا۔ ہر شخص غم حسین سے سخت
ملول نظر آتا تھا۔ اکثر جلوسوں میں مرثیہ خوانی
کا بھی چرچا تھا۔
جنیت بگرکت۔ اور ہر کسی بہت خوش
اسلوبی سے اپنے کام کر رہے تھے۔ بالکل شام
کو تعزیہ کربلا پہنچکر دفن ہوئے۔ تعزیہ داروں
کے دلی ولولے اور بچی انتہا عقیدت کا ثبوت
دے رہے تھے۔ جو شخص اپنے ارادت سے
اپنے عقائد کے موافق اپنا کثیر مال حضرت
امام حسین علیہ السلام پر تصدق کر رہے تھے
جھگڑا فساد اس قصبہ میں کوئی نہیں ہوا
کیونکہ ہر دلعزیز ڈپٹی کلکٹر نواب محمد عظیم
خان صاحب بہادر اس انتظام کے لئے مقرر
ہوئے تھے۔ جن کی تعریف کرنا میرے لئے
چھوٹا منہ بڑی بات ہے۔ اتنا ضرور کہونگا
کہ ایسا شریف شناس رعیت پرور عادل
حاکم اس تحصیل میں اسوقت تک نہیں آیا۔
نواب صاحب نے بہت دلچسپی سے کافی انتظام
رکھا۔ اور لوگ بھی خاموش اپنے کام میں مشغول رہے۔

راقم ۔ سی۔ ایچ ۔ دریا آباد۔ بارہ بنکی

کافوری میت

بتاریخ ۹ محرم الحرام ایک طوائف ساکن بوڑھی
مقیم شہر میرٹھ ایک مجلس میں گئی۔ جب
وہاں سے واپس ہوئی تو اوسکی طبیعت
ناساز ہوگئی۔ علاج بہت کوشش سے کیا گیا
مگر ڈیڑھ گھنٹہ کے عرصہ میں فوت ہوگئی۔
شام کے وقت اوسکو دفن کر دیا گیا۔ لیکن
دوسرے روز پولیس شہر میرٹھ نے اوسکی
تحقیقات کی۔ اور یہ خیال پیدا ہوا کہ مرحومہ
کو زہر دیا گیا ہے۔ لہذا قبر کھود کر نعش
نکالی گئی۔ اور چیر کر دیکھا گیا تو زہر وغیرہ
کا کچھ بھی وجود نہ تھا۔ خیر معاملہ رفت گزشت
ہوگیا۔ مگر نعش کے چیرنے والے کی زبانی
معلوم ہوا کہ اس نعش میں سے اسقدر کافور
کی سی خوشبو آتی تھی جس سے دماغ معطر
ہوگیا۔ نہیں معلوم اس طوائف نے آخری
وقت میں کیا کار ثواب انجام دیا۔ جو
غلاظت گناہ سے پاک ہوگئی۔

راقم ۔ علی احمد ایجنٹ فونڈری ناہن
از رجب پور ضلع مراد آباد ۔ خریدار پنچ نمبر

ذرا دیکھئے آفت آسمانی
میاں زلزلہ خانگی کی مہربانی

بلند اقتدار عظیم اللہ خان ... پنچ بہادر ...
... ادھر وہاں ... توبہ
... خلاق عالم ... اس آفت ناگہانی

بلائے آسمانی سو اپنے ہی دامان میں رکھ ۔ گر گئے
دہن ۔ دہن ۔ اما دیکھنا تو کیسا رفیع الشان محل
ایکہی جھٹکے میں سرنگون ہو کر زمین دوز ہوا ۔
این ۔ لاشیں کسقدر گر رہی ہیں ۔ زلزلہ
کا پیکر ہے خاصہ قہر خدا کا نمونہ ہے ۔ ارمان
بہوت جلد اوٹھو بوریا بدھنا لیکر بیک بینی و
دو گوش چلتے پھرتے نظر آؤ ۔ ایں آپ
کون ہیں خدائی پیادے یا میونسپلٹی کر گر
جو آتے ہی آفت بپا کر دی ۔ سبحان اللہ ذرا
رخ شریف کو تو ذرا آئینہ میں ملاحظہ
تو کیجیے کسقدر خس و خاشاک کی پھٹکار برس رہی
ہے ۔ ماشاء اللہ چلے سے ہی آپ ذوالصورت
معہ لباس اور اسپ گرد و غبار کا اوڑھ کر
جنا خاصے سایہ ین مہورت بنگئے ۔ لاحول ولا قوۃ
تمہاری کیسی عمدہ وابستہ تقریر سے دور ہی بھلے سچ
کہنا تو زور شتہ مثل مولوی کے جلسہ وعظ سے
تو نہیں ہو آئے ۔ آپکے ان اعراض اور غفلت
مجسمی کی ماہدولت مع الراس و المکان و اثاثہ
داد دیئے بغیر نہیں رہتے ۔ کسقدر نقصان
ہوا ۔ ذرا دروازہ کھولکر ملاحظہ کیجیے تو کتنے
مکان جڑ سے اوکھڑ عدم آباد کو جا پہنچے ہیں ۔
یہ تمنے کیا کہا خدا میان ہزارون املاک صاف
کر ڈالی ۔ کیا کہیں کچھ نقصان ہوا ۔ جی نہیں ۔
بلکہ منافع اور فائدہ کی گنگا اور جمنا آنکھ آسمان
سے ٹکرا رہی ہے ۔ دیکھیے جلد بیدار ہو کر
دھوتی باندھ کسی دھوتی پرشاد مولوی مشٹنڈہ کر
گرد کی یاد میں یا جہو ماں بکر غوطہ لگا گئے
پھر تو کیا چودہ طبق روشن اور بی بیبی جان
کنارے پر آپکے توسل کے لئے چشم براہ
کھڑی نظر آئیں گی ۔ لیجیے ماہدولت حرم
خیمہ سمیت آپہنچے ہیں ۔ آیئے مزاج مبارک

تو خیر ہے نا ۔ جی نہیں رطوبت کا بخار اٹھ
چالیس ہزار پانچسو بیس ڈگری سے بھی متجاوز
ہو گیا ہے ۔ ذرا چوپ بیٹھا کر ناطقہ کو لیے
بیچارے کسقدر باجامہ سے باہر ہونا چاہت
جلد اپنی نبضے شریف زلزلاہٹ ہو خاص آپکے
لئے اخبارات عالم کے اجزاء اور حقیقہ ٹیلیگرافات
کے بنڈل اسٹیا رسپر تیار کیا ہے ۔ گلو دبا سی میں
بوٹ سمیت اونڈیلکر مزاحکا کان پکڑ جادو
اصلاح پر لے آتے ہیں ۔ آپنے کچھ سنا بھی
دنیا میں کیسا کاروبار ہو رہا ہے ۔ کہیں تو
سیلابخان بہادر اپنے بہاؤ کے جوش میں ۔
بستیوں کو بہالیجاتے ہیں اور کسی جانب
زلزلہ خان پہلوان اپنی صورت جگر صیاں (?)
اور متزلزل حملوں سے مکانوں کی اینٹ سے
اینٹ بجا رہے ہیں ۔ زمین ہند کو قحط اور لو
منحوس الملک اور اونکی محبوبہ طاعون خانم
نے اپنے ر دو دن کا شکار بنایا ہے ۔ یہ تو سمجھو
اللہ میاں کو چندے اور دنیاوی نظام کو باقی
رکھنا مدنظر ہے ۔ ورنہ اتنی باتوں سے کبھی
کا صفا چٹ میدان نظر آتا ۔ آئے دن کے
نئے مضمون نے ہر ایک کو ششدر حیرت
میں پھنسا مارا ہے ۔ بڑے بڑے فیلسوفان
زمان اسی میں اور تکے ہو رہے ہیں لیکن
کنارہ سلامتی خواب میں بھی نظر نہیں آتا ۔
البتہ چند ڈھیٹھ جو مانیخو اسیم ننگ نام را
کے چلے ہیں ۔ باوجود اسقدر خلاف عادت
امور کے اپنی ہٹ دھرمی پر اب تک قائم ہیں
مشت خاکی دیوون نے واللہ اعلم کس چیز
پر اسقدر پاؤں گاڑے ہیں ۔ اپنے پھر اپنی
دماغ میں تمام اسرار مخلوقات کا چربہ اوتارنا
چاہتے ہیں ۔ ذرا سائنس اور فلسفہ میں تو سنگاہ

کیا ہوئی ۔ گویا اپنے کو ثانی افلاطون و ارسطو
سمجھے ہیں ۔ نہیں جانتے ان عظیم الشان فیلسوفوں
کی بھی حقیقت ان کے سامنے کچھ نہیں خصوصاً
فلسفۂ جدید نے چاروں طرف اسقدر اپنا
اثر جمایا ہے کہ بہت سے قابل ماننے اسکے مدح (?)
ہو گئے ۔ دنیاوی اسٹیج پر سفید و سرخ پتلیون
نے اپنے بے نظیر رقص اور نئے نئے انداز کو
تمام عالم کو حیرت مجسم بنا دیا ہے ۔ انکی تحقیق
و تدقیق کشت الفریبی کو بھی پاک نہیں چھوڑتی
اور اپنی ان باتوں پر وہ نعرۂ انا عدم المثل
مار رہے ہیں جسکی بے پناہ صدا سے تمام
دنیوی دیواریں جنبش کناں ہیں مگر حکیم
مطلق کی تمام باتوں پر حاوی ہو جانا طاقت بشری
سے بعید البعید ہے ۔ اور جو اسکا مدعی ہو ۔
وہ اکذب ۔ انکا ذہن بلکہ ماہدولت کے نزدیک
سیہ نقیص دماغ کے لئے قلابے کی ہوا
کھلانا چاہتے ۔ بعض وقت ادنی ادنی باتوں
سے اللہ میاں کی بیبل اور محیط علی کل شیٔ
قدرت کا کان دماک کر دو تسلیم کرنا پڑتا ہے
اور خوبی دیکھیے کہ چراغ تلے اندھیرا کے مصداق
زمین یورپ جہاں ہر روز سائنس وحکمت
کا دریا بہہ رہا ہے وقتاً فوقتاً ہی باتوں کا
شکار ہوتی رہتی ہے ۔ ایشیا سے زیادہ
وہاں زلزلے سیلاب کے حملوں سے صفا صفا
کا معاملہ نظر آتا ہے ۔ کیونکر زمانہ حال میں
ایشیا کی بہ نسبت کئی حصہ زیادہ یورپ میں
دہریت کا بازار گرم ہے ۔ اور یورپین باشندون
کو اپنی سائنس اور حکمت پر بڑا ناز ہے ۔
مہربان و مسیحران کی انجمن نیا اوقات
خلاف عادت امور کو دیکھکر چوندھیا جاتی
ہیں ۔ اور یا سعدی کے شعر کو کان پکڑ کر

مانا پڑتا ہے کہ قہر بارئے مرکب تو ان ناختن
کرجا اسیر ! ... نہ ختن ؛ چنانچہ مقام کا جی
واقع جزیرہ ... رموسا کا تازہ واقعہ ہے کہ
۱۷ مارچ کا دن وہان کے باشندون کے لیے
ان ہذا لیوم عصیب کا مصداق تھا۔ ایک سخت
زلزلہ خان کا حملہ ہوا۔ جسکی ہیبت اور سختی
کی تاب مقاومت نہ لاکر بہت سے ذی نفس
صدہا بنی آدم شہر خموشان کی جانب چل بسے
بڑی بڑی عالیشان عمارات بیخ و بن سے
اکھڑ کر زمین دوز ہوگئین۔ سیکڑون مکانات
آپکی بھینٹ چڑھ گئے۔ غرضکہ اذا زلزلت الارض
زلزالہا کا سمان تھا۔ ماہ دولت تو کہتے
ہین۔ یہ زلزلے اور طاعون و قحط وغیرہ تمام
شامت اعمال کا خمیازہ ہے۔ سو دیدہ عبرت
کشا قہر خدائی بہین ؛ شامت اعمال ما شکل
مصائب گرفت ؛ اگرچہ سائنس دان ماہرین
اپنی نامعقولی اور لغفان کرنے کو یہ کہدین
کہ اس زمین مین ابخرات اور آتشی مواد
کثرت سے جمع ہوگئے۔ جنکو نکلنے کے لیے
کوئی رستہ نملا۔ تو باہم ٹکرا ٹکرا کر مادہ
کشش سے زلزلہ خان بہادر نے آکر رستہ
صاف کردیا۔ لیکن ماہ دولت ان لچر پوچ
دلائل کو نگاہ وقعت سے نہین دیکھتے۔
ملینے ہاتھون کے سب کرتوت ہین۔ بیخ
سے باد صبا امینہ آکر وہ قسمت ؛ و عاقل
اور فلاسفی تمام باتین درجہ ظن سے
تجاوز نہین کرگئین۔ بس آنکھ بند کر اور
کان پکڑ خلاق عالم کی جناب مین گھٹنے ٹیک کر
اوسکی بے مثل صنعتون اور قدرت کاملہ
کا اقرار کرنا چاہیے
اب قرۃ العین چند ... ہین گے مگر

خداوندا ؛ ...
زلزلہ و قحط و طاعون و ...
شامت اعمال کی سب ...

بقلم شمشیر صداقت لسان الصدق

رو رو کے یہ کہتی ہے مسجد کہ ایخدا
مجھکو نمازیون ہی کا ارمان رہ گیا

مشرق بیخ۔ مغرب بیخ۔ جنوب بیخ۔ شمال بیخ
جناب پیچھا در صاحب قوام پنجابیخ۔ ایجانب
پہلے ہی شرعی شکایتون سے ہاتھ جوڑتے ہین
اپنے شرطی شٹل کی بانگ و دیہاڑون کی پیرین
بیخ دالپسی سین کی طرف موڑتے ہین۔ وہ
دیکھو ہم بھی پہنچ گئے۔ عین مغرب کے وقت
خانہ خدا مین جا دھمکے۔ منہہ ہاتھ دہو
دہا کر نمازیون کی سی شکل بناکر صف مین
جا کھڑے ہوئے۔ پیش امام صاحبنے فرض
ادا کیا۔ سلام پھیرتے ہی ماہ دولتنے مردم شماری
کی ٹھہرائی تو سات صدرون کے آگے
آٹھ نظر آئی۔ کمال افسوس ہوا کہ واہ
رے اسلامی بھائی۔ اس عالیشان مسجد نے
بھی قسمت پائی۔ خیال شریف کے درمیان یہ
آیا۔ کہ دریافت تو کرون یہ کیا بات ہے
جو اتنی بڑی مسجد اور مصلیون کی تعداد
پانچ سات ہے۔ ایک سے پوچھنے لگا بھی
وہ ادہر ٹلنے لگا۔ اجی جناب آجکل جماعت والے
شادی مین مصروف ہین۔ بھلا فرصت
کہان سے لائین ابھی لڈو میان کو سمجھائین
نماز تو سال بھر پڑھا ہی کرین گے شادی
کی نوبت تو کبھی کبھی آتی ہے اگر
وہان حاضری نہ دین تو صاحب خانہ کو رنج

ہو۔ اسلیے کوئی نماز مین شامل نہین ہوسکتا۔
اس عقل پر ایجانب بھی آفرین کرتے ہوئے
چل دیے۔ رستے پر جو آئے تو وادس ہوئے
ہمارے مسلمان کی بات راست پائی۔ نوبت
باجون کا شور و شار۔ لوگون کی آمد و رفت
کا گرم بازار۔ انگریزی بینڈ کی ٹون ٹان ٹمٹم
وغیرہ کی ہون ہان۔ مہمانون کی دھوم دھام
تماشبینون کا اژدحام۔ ایجانب بھی رفتہ
رفتہ مجلس میلاد مین جا پہنچے۔ بعد اختتام
مجلس موصوف دولہا معہ براتی گھوم گھام کر
منزل مقصود پر جا پہنچے۔ یار دوست بھی ساتھ
ہی ساتھ لگے ہوئے تھے۔ بعد عقد خوانی
شب بیداری کے اسباب مہیا ہو ہی چکے تھے
وہ عالم ظہور مین آئے۔ ایک بنارسی طائفہ
بلوایا گیا تھا وہ یارون کے پیش کیا گیا اور
آتے ہی مبارکبادی کے بعد حاضرین کو
رجھانا شروع کیا۔ بھلا ایسا مجمع چھوڑ کر
جہان پیش امام مسجد بھی ہون یا کب
اٹھنے والے تھے۔ شرما بانہ کر بیٹھ ہی گئے
رات بھر اوسنے ناز و انداز سے حاضرین کو
محظوظ کیا۔ یہان تک کہ صبح ہوگئی بستادون
کی چون چان بند ہوتے ہی ماہ دولتنے معہ
ناک و کان دروازے کی طرف لگا لیا۔
دروازے پر پہنچتے ہی پاپوش عالیہ ہیئت
کو غائب پایا۔ آنکھین پھاڑ پھاڑ کر
بڑی دیر تک تلاش کرتا رہا۔ آخرش نہ پایا مجبور
وعدہ قیامت پر چھوڑ کر چلنا ہی پڑا اسے
میان بھیر بٹو۔ کیا آپکو بھی کسی استاد سے
انٹرویو ہوگیا۔ ہان قبلہ ہان۔ استاد
بھی ایسا ملا کہ پورا ساڑھے ستا دن رطل و لا
اوسنے جانا کہ پاپوش مبارک اون جیسی

بہ وقت قیامت تک یخوف ہو جاؤں اور سنئے مسجد کی وہ حالت کہ مصلی ڈہونڈہ تو آدہ درجن سے زیادہ ندارد۔ نا بہ ولت نے یہ سبب رکہا تہا کہ شاید اطراف مین مسلمان کم ہین اسلئے نماز مین حاضر نہین ہو سکتے۔ مگر جب مجلس طعام مین نظر دوڑائی تو ہزار سے زیادہ جماعت نظر آئی۔ افسوس ہوا کہ دین کی کارزار مین انہنے شکست اور دنیا وی پیکار مین انہنے جست۔ لاحول ولا قوۃ۔ کیا اسیکا نام اسلام ہے۔ اسجانب امید کرتے ہین کہ جس قصبہ یا جس گاؤن مین یہ حالت ہو

وہ فوراً سے فوراً اپنی کجروی سے راہ راست پر آجائین۔ جس سے سچے مسلمان کہلائین۔ بزرگان شکایت کا موقع ہاتہ نہ آئے۔ اچہا فقط آداب عرض ہے۔

لقطہ

اسلام نام رکہنے سے کامل نہین ہوتا
اسلام وہ ہے خانۂ جنت سنوار لے

لافتہ — وہی تاک جہانک کرنیوالا آزاد

جان مارلی اور سر ہنری کیمبل بنرمین

پنچون کے سرتاج اعلیٰ تیرا سدا ہے بول بالا۔ تیرے دشمنون کا منہ کالا۔ مولا پنچ بہادر ہوت لو اب گہر سے مین جہڑی اور دودہ۔ پانچون گہی مین اور سر کڑہائی مین۔ لو اب تو مسجدون مین گہی کے چراغ جلاؤ۔ تو مہ ترہوزی پر رنڈیون کی نیاز دلاؤ۔ ارمان کیا ہوا کیا؟ ہند کی مصیبت کا زوال ہوگیا۔ ہند کے دشمن فنا فی النار ہو گئے۔ یا اور کوئی خوشخبری لائے ہو۔ اجی پنچ تم نے سنا نہین کہ سر ہنری کا بینر (جہنڈا) ہند مین گڑا ہے اسکی حرکت کے ساتھ غنچہائے قلوب ہندیان

بہی ابتزاز نسیم بہجت و شادمانی سے کہلے جاتے ہین۔ کانگریس کے مشہور ترین سربرآوردہ تقارے لیکر ہند کے اسفل السافلین باشندہ کے دلون مین خوشی کی طغیانی آرہی ہے اور کے دریا خوشی کے مارے امنڈے ہے ہین ہر ایک کو امیدین لگ رہی ہین۔ کہ بینر مین صاحب لبرل وزیر ہین۔ ہند کے حق مین اچہی اچہی رعایتین منظور فرمائین گے۔ ہند کی منہ مانگی مرادین بر آئینگی۔ دونون کے روزے کہلین گے۔ لارڈ رپن صاحب کے زمانہ کی حقوق میونسپلٹی عطا ہونگے ہند کی طرف سے پارلیمنٹ مین ممبر منتخب ہونگے۔ کیونکہ وزیر صاحب نے پیش ازینکہ عہدۂ وزارت کو زینت بخشی بہت دفعہ اظہار ہمدردی ہند کیا تہا۔ اور بہت دفعہ افسوس ظاہر کیا تہا کہ ہند کے لئے وہ کچہ بہی نہین کر سکتے۔ اب خدا نے عنان حکومت و زمام اختیار آپکو بخشی ہے امید ہے مدتون کی امیدین بر آئینگی انہین کے ساتہ ساتہ سکرٹری ہند مسٹر جان مارلے ہین۔ آپکے اسم گرامی سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ ہند پر ضرور عنایت فرما ہونگے اجتک آپنے میدان علم مین پایہ عالی حاصل کر رکہا تہا۔ کیا انگلینڈ اور کیا ہند بلکہ تمام دنیا کو امصار کو آپنے اپنی تصانیف غرا سے ممنون عنایت و مرہون منت کر رکہا تہا۔ ہاؤس آف کامنز مین آپنے صدہا بار اظہار دوستی ہند فرمایا تہا۔ ایک دفعہ جب لارڈ ڈلہوزی و کرزن بہادر مین تنازعہ ہوا۔ تو دفعتاً خشمگین کت ہوا مین آپکی زبان مبارک سے نکلا کہ افسوس ہے سپاہی نے سوٹلین کو زک دی۔ شاہ چارلس کے زمانہ سے انگلش قوانین کا یہی وطیرہ رہا ہر

کہ سوٹلین کو سپاہی پر فضیلت ہو۔ مگر آج برخلاف قانون کیون ہو رہا ہے۔ آپکے یہ الفاظ ہندیان حالت زار کے لیے گویا اکسیر کا حکم رکہتے تہ مگر نقار خانہ مین ایسی نغیری کی صدا کون سنتا تہا۔ اور خاصکر جب مسٹر بالفور زمہ وزیر تہے پہر آپ مسٹر گلیڈسٹون کی حیات کے مصنف بہی ہین۔ اور انکے شاگرد رشید ہین گلیڈسٹون صاحب نے آئرلینڈ کی ہوم گورنمنٹ کی بنیاد ڈالی تہی۔ ان تمام باتون سے امید بندہتی ہے کہ جبتک بینر مین صاحبکا جہنڈا بلند رہیگا تب تک ہند مین نو بہار وسہ ہر رہین گے۔ ہر روز آفتاب بخت مشرق بدرجہ کمال و متوجہ سوئے اقبال رہیگا۔ وہ وہ ریزولیوشن پاس ہونگے وہ وہ جدید قاعدے ایجاد ہونگے وہ وہ تبدلات و تغیرات آئین ملکی مین ہونگی۔ الغرض وہ کایا پلٹ ہوگی کہ شہنشاہ اکبر کے زمانہ کا ہند بن جائیگا۔ (پنچ) اجی ملن اور خیالی پلاؤ پکا رہے ہو۔ اور قلعے بنا لو۔ ارے میان ہند کا اکبری زمانہ تو اکبر کے ساتہ گیا۔ اب تو ہند کے لیے نحوست کے دن ہین سناہے ہلائی کز آسمان آید؛ خانۂ ہندیان ہی پرسد قحط آئین تو ہند مین آئین۔ طاعون ناچ نچائے تو ہندیون کو نچائے۔ خشکسالی وبا آئے تو ہندیون کے۔ بلائین آئین تو بس یونہیں بلبلا رہ جائین۔ الغرض یہ چرخ ستمگر اپنی گردشون سے اپنی نیرنگیون سے جو کچہ بد کا دنیا کے لئے سمجہے اور تجویز کرے وہ تمام ہند کے سر پر ڈالے۔ آگ لگے تو ہند مین۔ زلزلے آوین تو ہند مین۔ جہان زلزلون سے لاکہون جانین برباد ہون۔ خواہ جاپان جیسے ملکون مین سمندر سے جزیرہ نکل آئین۔ الغرض تمام

آفات ارضی و سماوی تمام دنیا سے ہند ہی
پر کرتی ہیں۔ بیچارے بیزر مین اور ہاپلے صاحب
ایسے بدبخت ہند کے لیے کیا کرسکتے ہیں۔ بیزر مین
صاحب نے تو ابھی سے فرمایا کہ انڈیا "پارٹی
کویسچن" نہیں ہوسکتا۔ یعنے کنزرویٹو و
لبرل پارٹیان کوئی اسکی طرفدار نہیں ہو
سکتیں۔ ہائی جن بیزرمین صاحب سے انڈیا کو
بہت امیدین تھیں۔ وہ یہ جواب دیتے ہین
جبتک ہندوستان "پارٹی کویسچن" نہ بنیگا
اسکی بہبودی کی کوئی امید نہیں ہو سکتی۔ واہ
پنچ تمنے ہماری کشت امید پر اچھا پانی پھیرا
ہمنے تو سمجھا تھا کہ ہندوستانی بھائیون کو
جاہ و جلال ملیگا۔ حشمت و کرامت نصیب
ہوگی۔ منفعت و اقبال سے مالامال ہون گے
اور تم نے تو بنا بنایا گھر لگا ڈھا دیا۔ (پنچ)
ہندوستانی تو شیخ چلی بن عملا کرین تو
خود نہیں۔ اور امیدین ایسی باندھین کہ
کچھ پوچھیے ہی نہیں۔ بھلا جو تم نہیں ایک
جو بھی اور فصل کاٹنے کو سوئیون کی تیاری۔
صنعت نہیں حرفت نہیں۔ دستکاری
نہیں۔ تجارت نہیں۔ محض کاشتکاری
پر سر منڈائے بیٹھے ہیں۔ ان تمام مصیبتون
کی جڑ افلاس ہند ہے۔ افلاس چلا گیا۔ تمام
مصیبتون کا منہہ کالا ہو جائیگا۔ ہندیون کو
افلاس معدوم کرنیکے لیے کوششین کرنی
چاہئیں۔ علم کو وسعت دین۔ صنعت و حرفت
کو فروغ دین۔ ہر رسم فرسودہ و رواج قبیح کو
منسوخ کرین۔ ہند کی وہ ضعیف و شکستہ و
کثیف و فرسودہ حالت ہے کہ بیچارے بیزر مین
اور ہاپلے صاحب کہان تک پیوند لگائینگے۔
راقم
ایک ہمسایہ

ظرافت معہ لطافت

از مسٹر ڈبل ظریف

ٹکس کی جونک کو لگا چسکا — خون ہی پی لیا ہوس کا

مطلع بھس

گردش کرزن ہینگ کرس کا — لطف کیا شیون فلک رس کا
ٹن پیری ہے کیا تعجب ہے — تھوڑی سی بھی نکل پڑی مسکا
جالا بانی ہے سرد ہوگئی ہے — لب بحسرت پہ شور لبس کا
جھٹ جو کیا مصرع پر ٹنس کر — زلزلون ہو پیا ڈیک مسکا
ٹو سروس مین ہو گئی گنجینہ — پانچ کا رنگیا جھاڑ وس کا
جیل کا وقت ہے ہماہے وہ — جسکے ٹل پین بہ بجا ٹس کا
عشق میں کا ہے پردہ دریا تک — چولی کے جو نقشہ ہوس کا
روس عاشق پر سنہ یہ عاشق — کب ہے پابند مشیا کا بس کا
مرکو پیالی کر جا بجا ہر طرف — شیخ شملہ نہیں ہے پیرس کا
جوتیون سے جو کان گھس سکتے — لکھتے مضمون جا بجا چورس کا
وہ ہی گرو ہے عاقبت کا رہ — جسکی شیشہ ہین عطر ہے خس کا

عرش پر ہے دماغ یا مسٹر
اپنے ہر مصرع مقدس کا

از مسٹر پیچ وپیرہ دون

ہمین گھر پہ خود نے پالا پڑا — رہیگا ہمیں پر یہ نالا پڑا
لٹی لوٹ انگلش نے سارے غرو — ہمیں سالی کہنا نا بالا پڑا
بجلی بند ہین کیا چراغ امید — کر اس گھر مین بیٹھ کے ٹالا پڑا
جو آیا وہ سو لوٹ کر لیگیا — وہ جیتا جسے ہم سے پالا پڑا
نہیں ہے جو باقی کوئی مال — فقط ڈونگی کو ہی تالا پڑا
ابھی بچا ہے ٹکس سے — مری پیچھے پڑنے کو کالا پڑا
ترحم کے قابل ہوا ہے ابھی — تمہین لارڈ کرزن سے پالا پڑا
کہانے میں پون ٹکس پہ ٹکسو — مرد گھر مین ہو سالا پڑا

بس اب چپ ہو اے پیچ کچھ خوف کر
کہ کھوا ڈے ہماگ رستہ لا

انعام

بنارس اور شاہجہانپور کے درمیان اودھ
روہیلکھنڈ ریلوے پر ۲۰ فروری گذشتہ
کو کسی آدمی نے ہماری جیب سے نکال لئے
ہیں جنکے نمبر یہ ہیں (۱) ۹۳۸۶۳/۹۱
(۲) ۹۳۸۶۴/۹۱ جو صاحب انکا پتہ لگا کر
ہمیں پوری اطلاع دینگے ہم دس روپیہ
بطور نذرانہ حاضر خدمت کر دینگے۔
المشتہر بابو رام بردوکان موہن چند
سورج پرشاد کیرو گنج شاہجہانپور

جلالتماب حضرت سلطان المعظم نے
ان سرداران قبائل یمن کو جو گذشتہ بغاوت
یمن کے فرو کرنے مین ترکی فوج کے ہمراہ
قابل قدر خدمات بجا لائے تھے متعدد مڈل
کے تمغے مرحمت فرمائے۔
جلالتماب حضرت سلطان المعظم نے
سعادت لو نا ور آغا کو جو آپکے قایم مقام
ہین اول درجہ کا عثمانی تمغہ مرحمت فرمایا۔
ترکی محکمہ جنگی سواحل ترکی یعنے ازمیر
سلانیک، بیروت، طرابلس، سامسون
قلعہ سلطانیہ وغیرہ کے جنگی خزانون مین
ایک ایک کمیٹی مقرر کرنے والا ہے تاکہ
اشیاء مضر صحت ممالک عثمانی مین غیر
ملکون سے نہ آسکین۔ اور ساحل ہی پر
بعد امتحان روک دیجائین۔
جلالتماب حضرت سلطان المعظم نے دولتلو
خلیل پاشا والی بیروت کو اجازت دی ہے
کہ یورپ کا بھیجا ہوا تمغہ قبول کرلین اور جب
چاہین اسکا استعمال کرین۔

جاسوسی کی رپورٹین

۲۱ر مارچ کو برٹش اور روسی سفارت گاہ متعینہ قسطنطنیہ نے مابین دولت عثمانیہ اور ایران تنازعہ کا فیصلہ کرنے کے لئے اپنی جانب سے کوشش کرنا شروع کر دی ہے۔ اور وقت ضرورت اپنی امداد دینے کا بھی ارادہ کر لیا ہے۔

ایم کلیمنکا مقام وینس پر وارد ہوا ہے اور ہڑتال مچانے والوں کو اپنی جانب مخاطب کر کے کہا کہ میں آپ لوگوں کو اپنے حقوق کے لئے کام کے روکدینے پر واجبی قرار دیتا ہوں اور جب تک امن سے کام لوگے میں بھی اپنی کسی فوجی سپاہ سے تمہارے مقابلہ میں کوئی کام نہ لونگا۔

مقام کاجی واقعہ جزیرہ فارموسا میں سخت اور مہیب زلزلہ واقع ہوا۔ سینکڑوں عمارتیں منہدم ہوگئیں۔ اور سینکڑوں لوگ مارے گئے۔ صد ہا زخمی حالت میں پڑے تڑپ رہے ہیں۔

مقام الجیرس میں معاملات مراکو کے لئے جو کانفرنس منعقد ہوا ہے اس کی کارروائی بدستور موقوف ہے۔

سوئٹزرلینڈ کے حکام اسٹریا جرمنی کی اس درخواستوں سے سخت ناراض ہوئے ہیں۔ جو مراکو کی پولیس میں پولیس انسپکٹروں کے متعلق کی گئی ہیں۔ اور اس بارے میں پہلے پہل رائے نہیں لی گئی تھی۔

مقام کورسس کی کانوں کے مالکوں نے اور وکلاء نے ایک جلسہ پارس میں منعقد کیا۔ اسوقت مزدوروں کے اضافہ تنخواہ کا مسئلہ پیش ہوا تھا جسپر مالکان کانہائے نے اضافہ تنخواہ کی نسبت مزید غور کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ اضافہ تنخواہ انکو منظور کرنا پڑے گا۔

میلبورن کے لارڈ میور نے جاپانی قحط زدگان کا امدادی فنڈ کھولا ہے اس میں ۱۳ سو پونڈ کا چندہ تو ابتک فراہم ہو چکا ہے۔ آیندہ کے لئے قوی امید ہے کہ زیادہ تعداد میں چندہ وصول ہوگا۔

گورنمنٹ جاپان نے انگلستان میں دو جدید جنگی جہازات کا تمہ اور کاوری تیار کرائے ہیں۔ چنانچہ جو جاپانی بحری سپاہ اور افسر مذکورہ بالا جہازات کو لینے کے لئے انگلستان میں وارد ہونگے ان کے خیر مقدم اور تفریح طبع کے لئے اہالیان انگلستان نے موثر اسباب فراہم کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ چنانچہ سٹی آف لنڈن کارپوریشن نے مقام گلڈہال پر جلسہ ضیافت منعقد کرنے کی تجویز کی ہے۔ لارڈ میور ان جاپانی مہمانوں کی علیحدہ دعوت کرینگے۔

ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار متعینہ سینٹ پیٹرزبرگ نے خبر دی ہے کہ آیندہ موسم سرما میں تاشقند اور ٹامسک کے مابین جو ریلوے واقع ہے اسکی پیمائش شروع ہوگئی ہے۔

روسی مقام پولینڈ میں متواتر مزید خونریزی اور تشدد کے واقعات سرزد ہوتے رہتے ہیں۔ ایک مسلح جماعت نے وارسا کے وسط میں جو جیلخانہ واقع ہے اسپر حملہ کر دیا۔ ایک ملکی اسیر کو رہا کرا دیا ایک داروغہ بھی مارا گیا۔ اور دو سخت زخمی ہوئے۔ مسافروں کی ایک ٹرین عمداً پٹری پر سے اتار دی گئی۔ ان میں سے پانچ اشخاص زخمی ہوئے۔ ۱۳۰ پونڈ ڈوانئامیٹ ایک پل کے نیچے سے دبا ہوا وارسا کے قریب سے ملا۔

مقام کانون پر وہان کے امیر حبیب سردار شمال نانگیریا کے باغی اور سرکش ملک کی سرکوبی کے لئے ایک زبردست مہم ارسال کرنے کی تجویز ہو رہی ہے کہا جاتا ہے کہ وہ متواتر طور پر برٹش حکومت کے خلاف خصومت کا اظہار کرتا رہا ہے

گذشتہ ۱۸۴۸ء کے انقلاب عظیم کی یادگار میں بمقام برلن ۱۰۵ جلسے سوشیلسٹ فریق نے منعقد کئے تھے لیکن کل جلسوں کی کارروائی امن سے ختم ہوئی۔

امراکو کے مدعی تاج و تخت نے الجیرس کے ڈیلیگیٹوں کے نام خطوط ارسال کرکے ظاہر کیا ہے کہ دراصل مراکو کا حقدار میں ہی ہوں۔

باریسال (بنگالہ) میں اس سال ولایتی شراب کا ٹھیکہ کسی نے نہیں قبول کیا۔ تمام دیسی شراب کی دوکانیں رونق پر ہیں اور ولایتی شراب ولایت کو واپس جانے کی تیاریاں کر رہی ہے۔

رہتک کے خیراتی کا سونبر ۲ ہزار قحط زدون کی تعداد ۲ ہزار سے بڑھتے بڑھتے ۹ ہزار تک پہونچگئی ہے۔

انبالہ مین فساد محرم کے متعلق منجملہ ۲۶ کے ۲ ملزم بری کئے گئے باقی سب بھاتو پر لٹکے گئے۔ ۲۷ کو پیشی ہونیوالی تھی - ملزمان نے چیف کورٹ مین انتقال مقدمہ کی درخواست کی ہے۔ کیونکہ یہ لوگ ڈپٹی کمشنر کے فیصلہ پر اعتبار نہین کرتے

حضور پرنس آف ویلز نے کراچی مین بت وکٹوریہ کا بت افتتاح کیا- اسوقت کا سمان لائق دید تھا۔

بنگال کی پراونشل کانفرنس ایام ایسٹر مین بصدارت مسٹر اے رسول بیرسٹر مقام باریسال مین کرین گے۔

باریسال کے موضع ناوہیپ یا سہ پر تعزیری پولیس تھی بحکم مجسٹریٹ صاحب آیندہ سے اٹھالی گئی۔

خبر ہے کہ اسیطرح بونا پاریہ کی تعزیری پولیس بھی ۱۱ اپریل سے ہٹالیجائے گی۔

فیض آباد سے افسوسناک خبر آئی ہے کہ منشی علی سالم نے جو سربرآوردہ وکیل تھے انتقال کیا۔

لکھنؤ کی گھسیار منڈی مین ایک مقتول برہمن کی لاش نالی مین پڑی ہوئی دستیاب ہوئی۔ سنا گیا ہے کہ اسکا تنازعہ عورت کے ساتھ تھا۔

میونسپالٹی کلکتہ نے کوون کے انڈون کے تلف کرنے مین انعام مقرر کیا ہے۔ میونسپالٹی کا ارادہ ہے کہ کوون کی نسل ہی ماردی جائے۔

نیشنل بینک لاہور کا چپراسی گرفتار ہوا- ایک رجسٹری شدہ خط سے ۱۰ ہزار کے نوٹ چرا لئے تھے۔ نوٹ بھی برآمد ہوگئے ہین۔

جیت پور کلکتہ کے فساد محرم کا مقدمہ ۲۸ مارچ کو پیش ہوگا۔ ان مین سے ۵ ملزمان کے نام وارنٹ جاری کئے گئے

پنجاب مین فی الحال جو رقبہ زیر کاشت ہے اوس مین گندم کی تعداد ۸۶ لاکھ ۲۴ ہزار ایک سو ایکڑ ہے

ریاست فرید کوٹ کی گدی پر برجیندر سنگھ متمکن کئے گئے۔ آپ راجہ صاحب مرحوم کے متبنیٰ ہین اور برادر زادہ بھی ہین۔ چونکہ راجہ صاحب لاولد تھے۔

یہ بات کہ چھاؤنی نوشہرہ مین بارکون کی تعمیر روکدی گئی غلط ہے۔

حضور پرنس نے کوئٹہ مین قلعہ جبرون کی سیر فرمائی۔

پورنیہ مین رلی برادران کی گودام مین سخت آتشزدگی واقع ہوئی۔ نقصان چار لاکھ کا ہوا۔

الہ آباد کے مکان دربھنگہ کاسل کیلئے مہاراجہ صاحب نے ۵ لاکھ کا دعوی دائر کیا ہے۔

سیالکوٹ کے رسالہ نور الاسلام کے اڈیٹر نے مرض طاعون مین انتقال کیا۔ سنا گیا ہے کہ سارا خاندان کا خاندان ہی جنت آباد ہوگیا ہے مراج کل سیالکوٹ مین طاعون کثرت پر ہے

پنڈ دادنخان مین ایک منتخب شدہ ممبر محض اس لئے برخاست کیا گیا کہ پیشہ کا موچی تھا۔ اسی پر بھی خواہان ملک ترقی کے خواستگار ہین۔

اہل دہلی نے شوق ظاہر کیا ہے کہ اب کے سال نیشنل کانگریس یہان منعقد کیجائے۔ یہ شوق امید ہے کہ پورا ہوجائیگا۔

گورنمنٹ آف انڈیا توسیع ریلوے واتہار آبپاشی کے لیے ۲ ۱/۲ کروڑ روپیہ قرضہ لینے والی ہے۔

محمودی وزیریون پر ۲۵ ہزار روپیہ جرمانہ کیا گیا۔ اسپر انہون نے قاتل ملزمون مین سے تین ملزم توحوالہ کردئے ہین۔ باقی دو ملزم ہین۔ ان کا سالانہ ۷۰ ہزار کا وظیفہ بھی بند کہ ایک سال کے لئے بند

شیخ عزیز الدین گزیجہ ڈسمس شدہ آئی-اے سی نے گورنمنٹ آف انڈیا مین اپیل کی ہے کہ مجھکو محض سازش کا شکار کیا جاتا ہے۔ میری ۳۰ سالہ خدمت پانی مین نہ بہادی جائے۔

دہلی مین جنرل نکلسن کا بت یادگار کے افتتاح پر کاروچمپز بھی ہونیکے ۱۶ اپریل مقرر کی گئی ہے۔

حکیم محمد عبدالمجید فرخ ولد ... مالک و پبلشر نے اپنے مطبع حمیدیہ واقع بمبئی بھنڈی بازار مین چھپاکر اپنے لئے اسی مقام سے شائع کیا۔